 جناب عبدالرشید عراقی

محمد بن قاسم ثقفیؒ

اموی خلیفہ ولید بن عبد ملک نے جس نے ۸۶ھ تا ۹۶ھ تک حکومت کی، اس کے عہد میں ہندوستان کا صوبہ سندھ اور ملتان اسلامی قلمرو میں شامل ہوئے اور مسلمانوں نے سندھ اور ملتان کو اپنا وطن بنایا۔ ان دونوں صوبوں کو فتح کرنے کا سہرا حضرت محمد بن قاسم ثقفیؒ کے سر ہے۔ اور جب تک برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا نام لیا جائے گا، محمد بن قاسمؒ کا نام زندہ رہے گا۔

نام و نسب:

محمد بن قاسم [illegible]ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے ایام طفلی بصرہ ہی میں گزارے۔ بصرہ اس وقت خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالکؓ (م ۹۳ھ) امام حسن بصریؒ (م ۱۱۰ھ) اور امام محمد بن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) کے وجود کی برکتوں سے بہت مشہور تھا۔ محمد بن قاسم کے والد قاسم بن محمد بن حکم ثقفی بصرہ کے حاکم رہ چکے تھے، جیسا کہ امام ابن حزم اندلسیؒ (م ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

والقاسم بن محمد بن الحکم بن ابی عقیل ولی البصرة للحجاج۔[1]

"قاسم بن محمد بن حکم حجاج بن یوسف کی نیابت میں بصرہ کے والی و حاکم تھے۔"

تعلیم و تربیت:

اس زمانہ میں اسلامی قلمرو کا دارالخلافہ دمشق تھا، تاہم بصرہ اسلامی حضارت و ثقافت اور دینی

---

[1] جمہرۃ انساب العرب ص: ۲۶

علوم و فنون کا مرکز تھا۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینِ عظامؒ کے بابرکت وجود سے بصرہ کے گلی کوچے آباد تھے۔ اس دینی اور مقدس فضا میں محمد بن قاسم پروان چڑھے۔

محمد بن قاسم نے اپنی زندگی کے ابتدائی ۱۰ سال بصرہ میں گزارے۔ ارباب سیر اور مؤرخین نے اس کی تصریح نہیں کی کہ محمد بن قاسم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسن بصریؒ سے اکتساب فیض کیا ہے، تاہم اس وقت کے دینی ماحول کے پیشِ نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے والد نے ضرور ان کو ان بزرگوں کی خدمت میں بھیجا ہوگا اور ان حضرات کے انفاسِ گرم نے ان کے دل میں ایمان و یقین کی حرارت پیدا کی ہوگی۔ مؤرخین نے اس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ اس زمانہ میں عام طور پر خلفاء اور امراء اپنی اولاد کو حصولِ برکت اور تعلیم و تربیت کے لیے صحابہ کرامؓ نیز تابعینِ عظامؒ کی صحبت میں بھیجتے تھے۔ یوں محمد بن قاسم کو بھی تابعیت کا شرف حاصل ہوا ہوگا، ورنہ ان کے تبع تابعین میں سے ہونے میں کلام نہیں ہے۔

حجاج بن یوسف سے محمد بن قاسم کا رشتہ:

مؤرخین نے عام طور پر یہ لکھا ہے کہ محمد بن قاسم حجاج بن یوسف کے بھتیجے اور داماد تھے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ محمد بن قاسم کے والد قاسم بن محمد، حجاج بن یوسف کے حقیقی بھائی نہ تھے، بلکہ رشتہ میں بھائی تھے۔ اور محمد بن قاسم حجاج بن یوسف کے داماد بھی نہیں تھے، یہ صرف ایک افسانوی قصہ ہے۔ ہاں چچ نامہ کے مصنف علی بن حامد بن ابی بکر کوفی نے لکھا ہے:

"محمد بن قاسم پسر عم او بود و داماد نیز بود" [1]

جب کہ مؤرخین نے یہ تصریح کی ہے کہ حجاج بن یوسف کی کوئی لڑکی نہیں تھی، صرف لڑکے تھے۔ امام عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری (م ۲۷۶ھ) نے چار لڑکوں کے نام لکھے ہیں، محمد، ابان، عبدالملک، ولید [2]

اور علامہ ابن حزم اندلسی (م ۴۵۶ھ) نے بھی چار نام لکھے ہیں۔ انہوں نے ولید کے بجائے سلیمان لکھا ہے [3]

---

[1] چچ نامہ ص ۱۹۰، [2] کتاب المعارف ص ۱۷۱
[3] جمہرۃ انساب العرب ص ۲۶۷۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حجاج بن یوسف کی بہن زینب بڑی عاملہ فاضلہ اور حسن و جمال میں یکتائے زمانہ تھی۔ اُس سے محمد بن قاسم کی شادی ہوئی اور ۸۳ھ میں جب کہ محمد بن قاسم فارس کی مہم پر بھیجے گئے۔ اسی سال شادی ہوئی۔ مگر علامہ ابن اثیر الجزری (م ۶۳۰ھ) نے "الکامل فی التاریخ" میں لکھا ہے کہ ۸۳ھ میں حجاج بن یوسف کی بہن زینب کا انتقال ہوا[1]

فارس کی امارت ۸۳ھ :

محمد بن قاسم نے حکومت و امارت میں آنکھ کھولی، اسی میں پروان چڑھے۔ جوانی ہی میں خداداد قابلیت اور انتظامی صلاحیت کے مالک بن گئے تھے۔

۸۳ھ میں حجاج بن یوسف نے خوارج کو شکست دے کر خراسان، کرمان اور فارس کے مشرقی ممالک کے انتظامی امور کی طرف توجہ کی۔ فارس میں باغیوں اور سرکشوں نے اودھم مچا رکھا تھا، حجاج بن یوسف نے ۸۳ھ میں محمد بن قاسم کو ان کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا —— جیسا کہ علامہ خلیفہ بن خیاط بصری (م ۲۴۰ھ) اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں (ترجمہ)

"۸۳ھ میں حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم ثقفی کو فارس کی ولایت دے کر کُردوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا[2]"

امام ابن قتیبہ دینوری (م ۲۷۶ھ) لکھتے ہیں،

"وقال ابو الیقظان ولی الحجاج محمد بن قاسم بن محمد بن الحکم الثقفی قتال الاکراد بفارس فاباد ھم (الی ان قال) وھو جعل شیراز معسکرا و منزلا لولاۃ فارس"[3]

"ابو الیقظان کا بیان ہے کہ حجاج نے محمد بن قاسم ثقفی کو کُردوں سے قتال کے لیے فارس کا والی بنایا اور انہوں نے کُردوں کو تباہ و برباد کیا۔ نیز انہوں نے شیراز کو فوجی چھاؤنی اور فارس کے حکام کے لیے دار الامارہ بنایا"

---

[1] الکامل فی التاریخ ج ۴ ص ۳۰۶
[2] تاریخ خلیفہ بن خیاط ج ۱ ص ۲۰۵
[3] عیون الاخبار ج ۱ ص ۲۲۹

علامہ یاقوت بن عبداللہ حموی (م ۶۲۶ھ) نے بھی معجم البلدان میں لکھا ہے کہ شیراز کی تعمیر جدید محمد بن قاسم ثقفی نے کی ہے[1]

محمد بن قاسم نے ۸۸ھ میں فارس پر فوج کشی کی اور ۹۲ھ تک فارس ہی میں رہے آپ نے اس سال میں کردوں کا خاتمہ کیا، شیراز کو جدید عربی و اسلامی طرز پر تعمیر کر کے آباد کیا۔ اسے اسلامی مرکز بنایا۔ اور یہاں فوجی چھاؤنی قائم کی! ——— محمد بن قاسم کے پورے ۴ سال فارس میں اسلامی خدمات اور فتوحات میں گزرے۔

سندھ اور ملتان کی فتح ۹۲ھ :

اسی دوران سندھ کے حالات تیزی سے خراب ہو رہے تھے۔ جب کہ سندھ کے حالات میں فارس کی حکومت بھی ملوث تھی، اور فارس کے حالات میں سندھ کی حکومت ملوث! ——— اس لیے کہ فارس کی ساسانی حکومت اور سندھ کی بدھ حکومت میں دوستانہ تعلقات تھے۔ ان کی سرحدیں بھی آپس میں ملی تھیں۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایرانی فوجوں کے دوش بدوش سندھی فوجیں بھی مسلمانوں سے لڑیں۔ ساسانی حکومت کے خاتمہ کے بعد بہت سے ایرانی سرداروں نے سندھ میں بودوباش اختیار کی اور یہ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف سازشی سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ ان کے علاوہ بعض عرب سردار بھی حکومتِ وقت سے باغی ہو کر سندھ میں پناہ گزین ہو گئے تھے[2]

ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں حجاج بن یوسف ثقفی کو ایک مسلمان عورت کی فریاد نے سندھ پر حملہ کرنے پر متوجہ کیا۔

اس حملہ کا سبب یہ ہوا کہ جزیرہ سراندیپ میں کچھ عرب تاجر جو بہ سلسلۂ تجارت مقیم تھے، ان میں سے ایک عرب تاجر کا انتقال ہو گیا۔ راجہ سراندیپ ایک نیک دل اور صلح پسند شخص تھا اور مسلمانوں سے اچھے تعلقات پیدا کرنے کا خواہاں تھا۔ اس نے حجاج بن یوسف اور خلیفہ ولید بن عبدالملک کو خوش کرنے کے لیے ان عرب تاجروں کے اہل و عیال کو ایک جہاز میں سوار کر کے عراق روانہ کیا، اور اس کے علاوہ بہت سے تحائف بھی حجاج بن یوسف اور خلیفہ ولید بن عبدالملک کو بھیجے۔

---

[1] معجم البلدان ج ۵ ص ۲۲۰

[2] تاریخ ملت ج ا ص ۵۱۹ ۔ طبع لاہور ۱۹۹۱ء

جب یہ جہاز دیبل کے قریب پہنچا تو سندھ کے راجہ داہر کے سپاہیوں نے جہاز پر حملہ کرکے تمام مال و اسباب لوٹ لیا اور سب عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ اس میں ایک عورت جس کا تعلق قبیلہ بنی یربوع سے تھا، اس نے "یا حجاج" کہہ کر حجاج کی دہائی دی۔ جب حجاج بن یوسف کو اس جہاز کی گرفتاری اور اس عورت کی دہائی کا علم ہوا تو اس نے وہیں سے "یا لبیک" (میں ابھی مدد کو پہنچتا ہوں) کہا۔

حجاج نے پہلے مصالحت سے کام لینا چاہا اور راجہ داہر کے پاس ایک وفد بھیجا کہ ہماری عورتوں اور بچوں کو چھوڑ دیا جائے اور سامان واپس کر دیا جائے مگر راجہ داہر نے اس کا یہ جواب دیا کہ یہ سمندری قزاقوں کا کام ہے میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اب حجاج کے لیے سوائے فوج کشی کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ اس نے عبداللہ اسلمی کو ۶ ہزار فوج کے ساتھ سرحد سندھ پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ عبداللہ اسلمی میدانِ کارزار میں کام آئے۔ اس کے بعد حجاج نے بدیل بن طہفہ کو چھ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا، یہ بھی شہید ہو گئے[۱]

محمد بن قاسم کا تقرر :

عبداللہ اسلمی اور بدیل بن طہفہ کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کو سندھ پر حملہ کرنے کے لیے فوج کا کمانڈر مقرر کیا۔ علامہ ابوالحسن احمد بن یحییٰ البلاذری (م ۲۷۹ھ) لکھتے ہیں :

"محمد بن قاسم فارس کے امیر تھے اور حجاج نے ان کو رَے کی مہم پر جانے کا حکم دیا تھا جس کے مقدمۃ الجیش کے امیر ابوالاسود جہم بن زحر جعفی تھے۔ مگر حجاج نے محمد بن قاسم کو اپنے پاس بلایا اور ثغر سندھ پر ان کو تعینات کیا۔ حکم دیا کہ وہ ابھی شیراز جا کر اتنی مدت ٹھہریں کہ ان کے پاس مزید فوج پہنچ جائے۔ اور جو ساز و سامان جمع کیا ہے وہ سب کو مل جائے"[۲]

جب کہ علامہ احمد بن یعقوب بن جعفر عباسی مصنف تاریخ یعقوبی لکھتے ہیں :

---

[۱] فتوح البلدان ص ۴۲۵
[۲] " " ۴۲۶

"حجاج نے محمد بن قاسم ثقفی کو ۹۲ھ میں سندھ کی طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ شیراز میں اتنی مدت ٹھہریں کہ بحری سفر کا زمانہ آجائے۔ چنانچہ محمد بن قاسم حجاج کے پاس سے پہلے شیراز آئے اور ۶ ماہ وہاں قیام کیا۔" [1]

محمد بن قاسم ۶ ماہ تک شیراز میں مقیم رہے۔ اس کے بعد فارس کی فوجوں کے ساتھ مزید ۶ ہزار شامی فوج شامل کر کے سندھ کا رُخ کیا اور دیبل کو فتح کیا۔ راجہ داہر اس لڑائی میں مارا گیا۔ راجہ داہر کے قتل کے بعد محمد بن قاسم نے سندھ کے دوسرے شہروں کو تسخیر کیا۔ اس کے بعد محمد بن قاسم نے ملتان کا رُخ کیا۔ راجہ ملتان نے شہر سے نکل کر مقابلہ کیا، مگر شکست کھائی۔

محمد بن قاسم ملتان ہی میں تھے کہ انہیں حجاج بن یوسف کے انتقال کی خبر پہنچی۔ یہ ۹۵ھ کا واقعہ ہے۔ ۹۶ھ میں ولید بن عبدالملک کا انتقال ہوا۔ [2]

سندھ پر حملہ کے وقت محمد بن قاسمؒ کی عمر:

اکثر مؤرخین نے سندھ پر حملہ کے وقت محمد بن قاسم کی عمر ۱۷ سال بتائی ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ ۱۷ سال کی عمر میں محمد بن قاسمؒ نے فارس پر فوج کشی کی تھی۔ محمد بن قاسم ۶۶ھ میں پیدا ہوئے، ۸۳ھ میں فارس پر فوج کشی کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۷ سال بنتی ہے۔ سندھ پر حملہ ۹۲ھ میں ہوا، اور اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال کی ہو جاتی ہے۔

امام ابوعبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ (م ۲۷۶ھ) [3]، علامہ ابن حزم اندلسی (م ۴۵۶ھ) [4] اور حافظ ابن کثیر دمشقی (م ۷۷۴ھ) [5] نے محمد بن قاسم کی عمر سندھ پر حملہ کے وقت ۱۷ سال لکھی ہے۔ علامہ ابوالحسن احمد بن یحییٰ بلاذری (م ۲۷۹ھ) نے محمد بن قاسم کے سندھ پر حملہ کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے، مگر انہوں نے ان کی عمر کے بارے میں کچھ نہیں بیان کیا۔

---

[1] تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۳۴۵۔
[2] الکامل فی التاریخ ج ۴ ص ۲۰۵، ۲۰۷۔ فتوح البلدان صفحہ ۴۴۱
[3] عیون الاخبار ج ۱ ص ۲۲۹
[4] جمہرۃ انساب العرب ص ۲۶۸
[5] البدایہ والنہایہ ج ۹ ص ۸۷

محمد بن قاسمؒ کی وفات :

محمد بن قاسم نے ۹۶ھ میں انتقال کیا۔ ان کی وفات کا سبب بنو امیہ کے دور کی گروہی عصبیت تھی، جس نے انتقام کی خاطر ایک فاتح اور بہادر جرنیل کو ضائع کر دیا اور امور دورِ عظیم فاتح سے محروم رہ گیا۔

قارئینِ کرام نوٹ فرمائیں

- ڈاک کی تعمیل میں سخت دقت پیش آنے کی بنا پر تمام پتہ جات از سرِ نو لکھ کر ان کے ساتھ حوالہ نمبر مثلاً ۵۴۵-خ ۱۶ ۱۲-ا) کا التزام کیا گیا ہے۔
  آپ کے نام آنے والے رسالہ کے باہر لفافہ پر پتہ کی چٹ میں یہ نمبر موجود ہے، براہ کرم خط وکتابت کرتے وقت اس کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی۔
- جن احباب کو نمونہ کا پرچہ روانہ کیا جا رہا ہے۔ برائے مہربانی خریداری قبول کرنے کی اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں۔ زائد خرچ سے بچنے کے لئے اپنا زرِ تعاون وی پی پی کی بجائے بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔
  اگر خدانخواستہ آپ کو [illegible] کی خریداری قبول نہیں، تو مطلع فرمائیں تاکہ آپ کے نام [illegible] کی ترسیل روک دی جائے۔ والسلام!

(مینجر)